بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

لوہر پیپر

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴ / ۲۹	۱۹ صفر ۱۳۹۵ھ ۳ امان ۱۳۵۴ہش ۳ مارچ ۱۹۷۵ء	نمبر ۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے :-

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

سر درد کی تکلیف ہے

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب دو ماہ سے بوجہ علالت صاحبِ فراش ہیں۔ بیماری کے حملہ سے بہت ہی کمزور ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ایک نافع الناس وجود ہیں اور جماعت کے دیرینہ خادم ہونے کی وجہ سے ہر دلعزیز ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(عبدالمالک خان ۔ ۳۴ عبدالکریم روڈ، لاہور)

ربوہ ۳ امان ۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ کا کل فضلِ عمر ہسپتال میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے مکرم مولوی صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی تشویشناک علالت اور درخواستِ دعا

ربوہ ۳ امان ۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت پہلے ہی کی طرح بہت خراب ہے یعنی سینہ پر انفیکشن ہے اور فالج کا بھی اثر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین

منظوم کلام حضرت مسیحِ موعود علیہ السّلام

"یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ"

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی — ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی، نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اُس کے سب ہیں فانی — غیروں سے دِل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں، وہی ہے اِک دل کا یارِ جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

کیونکر ہو شکر تیرا، تیرا ہے جو ہے میرا — تُو نے ہر اِک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نُور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مُبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

احباب سارے آئے تُو نے یہ دن دکھائے — تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بُلائے
یہ دن چڑھا مُبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مُبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

(دُرِّثمین (اردو) — انتخاب از "محمود کی آمین")

خاندان حضرت مسیحِ موعود علیہ السّلام میں شادی کی مُبارک تقریب

ربوہ — یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی و مسرّت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتاریخ یکم امان ۱۳۵۴ ہجری شمسی مطابق یکم مارچ ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا لقمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کی تقریبِ سعید عمل میں آئی۔ ان کا نکاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۲ ماہِ فتح ۱۳۵۳ ہجری شمسی مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں عزیزہ امۃ المجید شاہدہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم محمد حسن خان صاحب درّانی ساکن ربوہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

نماز عصر کے بعد جو حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں پڑھائی برات قصرِ خلافت سے حضور ایدہ اللہ کی قیادت میں محترم محمد حسن خان صاحب درّانی کے مکان واقعہ دارالصدر غربی روانہ ہوئی۔ برات روانہ ہونے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے دعا کرائی جس میں جملہ مدعوین کرام (باقی صفحہ ۶ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ ماہ امان ۱۳۵۴ ہجری شمسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت اور ایک تاریخی حقیقت

تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ وہی قومیں جو پہلے کمزور اور مغلوب اور دوسروں کی غلام تھیں جب اُنہیں دنیا میں اقتدار حاصل ہوا تو انہوں نے قوّتِ اقتدار کے نشہ میں بدمست ہو کر کمزور قوموں کو اسی طرح ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جس طرح وہ خود پہلے دوسروں کے ظلم کا شکار تھیں۔

یہ محض تاریخ کے گزرے ہوئے قصے نہیں ہیں بلکہ اگر ہم اپنے ہی زمانہ میں اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ڈالیں تو اس کی ایک نہیں کئی مثالیں مل جائیں گی۔ ایک مثال کھلے ظلم اور ناانصافی کی ہندوستان کے اُس رویہ میں دُنیا کے سامنے آج بھی موجود ہے جس کے تحت اُس نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر کے فوجی طاقت کے بل پر وہاں کے ساٹھ لاکھ مسلمانوں کو حقِ خود ارادیت سے یکسر محروم کر رکھا ہے۔ آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعہ اُس نے اہلِ کشمیر کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا اقوامِ عالم کے رُو برو جو عہد کیا تھا اُس کو پسِ پُشت ڈال کر وہ مسلسل بدعہدی کرتا چلا آ رہا ہے۔ یہ تو ایک مثال ہے ورنہ روڈیشیا، اریٹریا، جنوبی افریقہ اور متعدد دُوسرے ممالک میں ظلم و تشدد، ہٹ دھرمی اور ناانصافی کا یہی ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے۔ ایسی قومیں تاریخ سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتیں اور اپنی پیشرو طاقتور قوموں کی طرح اس گمان میں مبتلا رہتی ہیں کہ ان پر کبھی زوال نہیں آئیگا۔ وہ سدا حاکم اور ان کے زیر تسلط قومیں سدا ان کی محکوم رہیں گی اور کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تاریخ کا یہ سبق یاد دلانے کی غرض سے قدیم اقوام میں سے ایک خاص قوم کا ذکر کیا ہے جو بہت زیادہ طاقتور، جنگی علوم میں ماہر، فنِ تعمیر میں خاص دسترس رکھنے والی اور دوسروں کے علاقوں پر قبضہ جما کر انہیں اپنا محکوم و مغلوب اور ظلم و تشدد کا نشانہ بنانے والی تھی اور وہ ہے قوم عاد۔ اللہ تعالیٰ اُس کی ظالمانہ روش اور اُس کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے متعلق حضرت ہود علیہ السلام کی زبانی کہلواتا ہے:۔

اَتَبْنُوْنَ بِکُلِّ رِیْعٍ اٰیَۃً تَعْبَثُوْنَ ۝ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّکُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝ وَ اتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِیْنَ ۝ وَ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَکُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ۝ اِنْ ھٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ فَکَذَّبُوْہُ فَاَھْلَکْنٰھُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ (الشعراء آیات ۱۲۹ تا ۱۴۰)

ترجمہ:۔ کیا تم ہر ٹیلہ پر فضول کام کرتے ہوئے عمارت بناتے ہو اور تم بڑے بڑے محل بناتے ہو تاکہ تم (ایک طاقتور اور غالب قوم کی حیثیت میں) ہمیشہ قائم رہو۔ اور جب تم کسی (قوم) کو پکڑتے (اور زیر کرتے) ہو تو اسے ظالموں کی طرح پکڑتے (اور زیر کرتے) ہو۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اُس ذات کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی ہے جن کو تم جانتے ہو۔ اُس نے تمہاری مدد کی ہے چارپائے اور بیٹے اور باغ اور چشمے دے کر۔ میں تم پر ایک بڑے دن کا عذاب نازل ہونے سے ڈرتا ہوں۔ انہوں نے کہا تیرا وعظ کرنا یا نہ کرنا ہمارے لئے برابر ہے (کیونکہ جو باتیں ہم کرتے ہیں) وہ تو پہلے لوگوں کے زمانہ سے رائج چلی آ رہی ہیں اور ہم پر کبھی عذاب نہیں آئے گا۔ پس ان کافروں نے اس کو جھٹلا دیا اور ہم نے انکو ہلاک کر دیا۔ اِس واقعہ میں ایک بہت بڑا نشان ہے لیکن ان میں سے اکثر مومنوں میں سے نہ بنے۔ اور تیرا رب یقیناً غالب اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہے کہ عاد قوم بہت ترقی یافتہ، صاحب اقتدار، طاقتور اور غالب قوم تھی اور اُس نے قوّت و اقتدار اور بے پناہ مادی ترقی کے نشہ میں بدمست ہو کر بہت سی قوموں کو اپنا غلام بنا رکھا تھا اور فوجی طاقت کے بل پر اُنکے علاقوں پر قبضہ جما رکھا تھا اور اس پر مزید یہ کہ وہ اس زعم میں مبتلا تھی کہ اس کی طاقت اور اس کا غلبہ و اقتدار ہمیشہ قائم رہے گا یعنی نہ تو کوئی اور قوم اس پر غالب آسکے گی اور نہ ہی کوئی عذاب نازل ہو کر اُس کے غلبہ اور اقتدار کو کالعدم کرنے کا موجب بنے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُنکا یہ گھمنڈ اُن کے آگے آیا اور ہم نے اُنہیں ہلاک کر کے رکھ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ باور کرایا ہے کہ اِس قوم کے انجام کا تذکرہ محض قصہ اور کہانی کے طور پر نہیں کیا گیا بلکہ یہ واقعہ بیان کر کے بار بار ظاہر ہونیوالی ایک سُنّت اللہ اور ایک تاریخی حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے اور وہ یہی ہے کہ جو قومیں برسرِ اقتدار آ کر ظلم و جور کا بازار گرم کرتی ہیں اور دُوسری قوموں کو اپنا غلام بنا کر ان پر عرصۂ حیات تنگ کرتے ہیں کوئی عار محسوس نہیں کرتیں اور کسی صورت بھی ظلم سے باز نہیں آتیں۔ اور ہر ممکن تدبیر انہیں راہ راست پر لانے میں عملاً بے نتیجہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی تو خدا تعالیٰ ایسی صورت میں اپنی تقدیرِ خاص بروئے کار لا کر اُس ظالم قوم کا غرور خاک میں ملا دیتا ہے اور زیردستوں، کمزوروں اور مظلوموں کو ان کے ظلم سے رہائی بخش کر انہیں سر بلندی عطا کرتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے عاد قوم کے دبدبہ اور قوّت و اقتدار نیز اس کے عبرتناک انجام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً کہ اس واقعہ میں ایک بہت بڑا نشان ہے اور وہ نشان یہی ہے کہ اِس میں بار بار ظاہر ہونے والی ایک سنت اللہ اور عظیم تاریخی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ اِس تاریخی حقیقت کی رُو سے اِس زمانہ میں جن طاقتور قوموں نے قوت و اقتدار اور بے پناہ مادی ترقی کے نشہ میں بدمست ہو کر دوسری قوموں کو اپنا محکوم بنا کر ظلم و جور کا بازار گرم کر رکھا ہے اور کسی ظاہری انسانی تدبیر کے نتیجہ میں اِس ظلم و جور سے باز آنے کے لئے تیار نہیں ہیں خواہ ان کے ظلم و جور کا نشانہ بننے والی وہ مظلوم قومیں اہلِ کشمیر ہوں یا اریٹریا کے مسلمان یا فلسطین کے مظلوم باشندے اور عرب اقوام، خدائی تقدیر بروئے کار آ کر انہیں اُن کا حق دِلوائے گی اور ظالم قومیں کیفرِ کردار کو پہنچیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو ظلم سخت ناپسند ہے اور وہ ظالموں کو کبھی نہیں بخشتا۔ خود تاریخ اِس پر شاہدِ ناطق ہے۔ وہ ظالم قوموں کو اصلاح کی مہلت ضرور دیتا ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ظلم کے مداوا کی انسانی تدبیروں کے یکسر ناکام ہونے کی صورت میں وہ اپنی تقدیرِ خاص بروئے کار نہ لائے اور ظالموں کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر مظلوموں کو اُن کے جبر و استبداد سے نجات نہ دلائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت اور ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے ماتحت ناانصافی اور ظلم کا مداوا ہو کر رہتا ہے ؂

تحفے سبھی یہ صحنِ گلستاں سے آئے ہیں

اِک ہم کہ کربلائے دل و جاں سے آئے ہیں
اک آپ ہیں کہ سیرِ گلستاں سے آئے ہیں

اُٹھتے بگولے، حدِّ نظر تک سراب، آگ۔
کیا کیا نہ آزما کے بیاباں سے آئے ہیں

مت پُوچھ مرنے والوں نے کیوں عشق کے جان دی
یہ ولولے حلاوتِ ایماں سے آئے ہیں

سب کچھ لُٹا کے سمجھا کہ زردار ہو گئے!
ہم تیرے پاس اِس سرو ساماں سے آئے ہیں

آئے تو ہیں پیام ہمیں بھی بہار کے
روحِ جناں سے راحتِ ریحاں سے آئے ہیں

کانٹے ہوں نوک دار کہ گلہائے رنگا رنگ
تحفے سبھی یہ صحنِ گلستاں سے آئے ہیں

جتنے بیاں مسائلِ ہستی کے ہیں نصیر
دل کی خلش سے دیدۂ حیراں سے آئے ہیں

(ریڈیو فلیٹ ڈاکٹر نصیر احمد خاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کی مختصر رپورٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے ایمان افروز پیغامات

ڈیڑھ ہزار مخلصین احمدیت کی والہانہ شرکت

(مکرم مولوی سید صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج ماریشس)

الحمد للہ کہ خداوند کریم نے جماعت احمدیہ ماریشس کو ایک بار پھر ۱۴، ۱۵ دسمبر ۱۹۷۴ء کو اپنے جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع کو پوری شان و شوکت سے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ دو دن دعاؤں، ذکر الٰہی اور روحانی کیفیات سے معمور تھے۔ جزیرہ کے طول و عرض میں رہنے والے فدایانِ احمدیت خوشی اور مسرت کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوئے یہ اجتماع ان کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا اور اپنے پُر کیف ماحول سے ہر شامل ہونے والے کے لئے برکات کا سبب بنا۔

ہمارا جلسہ سالانہ دراصل وہ عظیم اجتماع ہے جس کے لئے جماعت کا ہر مرد و زن سارا سال شوق و ذوق کے ساتھ چشم براہ رہتا ہے۔ اگرچہ یہ دو دن کا وقت بہت محدود تھا مگر اپنی برکات و فیوض کے لحاظ سے غیر محدود تھا۔

جلسہ کی تیاری

جلسہ سالانہ کو کامیاب کرنے کے لئے کافی وقت قبل جماعت کی سنٹرل کمیٹی نے ایک کمیٹی بنائی اور ہر ممبر کو علیحدہ علیحدہ شعبہ سپرد کیا گیا۔ کمیٹی مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل تھی۔ مکرم بشیر نیجو صاحب، مکرم محمد مسعود صاحب، مکرم حنیف جواہر صاحب، مکرم سبحان خدارن اور مکرم بشیر حسین بخش صاحب۔ کمیٹی کے ممبران نے بلا شبہ ان تھک کوششوں کے ذریعہ جلسہ کے جملہ انتظامات احسن طور پر پورے کئے بالخصوص اخراجات کے لئے سب برانچوں سے رقوم اکٹھا کرنے کا کام بشیر محمود نیجو اور سبحان خدارن صاحب نے کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جدوجہد کو قبول کیا اور وہ کافی رقم جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جماعت کے متمول دوستوں نے چندہ جلسہ سالانہ میں دل کھول کر حصہ لیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

جماعت احمدیہ کی بنیادی طور پر چھ برانچیں ہیں لیکن ان کے علاوہ بہت سے احباب مختلف جگہوں پر رہتے ہیں۔ ان سب احباب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ ایک سرکلر خط سائیکلوسٹائل کروا کر سب جماعتوں میں تقسیم کیا۔ اس سرکلر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کی گئی تھی۔ حضرت اقدس کی مقدس تحریرات کے علاوہ جلسہ سالانہ کے متعلق ہدایات ارسال کی گئیں کہ احباب جماعت یہ دن دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں اور جلسہ کے سارے پروگرام میں پورے شوق و ذوق سے حصہ لیں۔ جملہ مبلغین اور مساجد کے امام بھی خطبات جمعہ میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کی بار بار تلقین کرتے رہے۔

برانچوں میں خاص اجتماعات

جماعت احمدیہ کی برانچوں میں جلسہ سالانہ سے پہلے خاص اجلاس بلائے گئے جس میں ممبران جماعت شریک ہوتے اور کمیٹی جلسہ کے ممبران نے تفصیلی ہدایات دیں۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا اعلان اور غیر از جماعت احباب کی خدمت میں دعوت کے لئے اخبارات میں اعلامیہ شائع کروایا گیا۔ اسی طرح اخبار EXPRESS میں نمایاں خبر دی گئی۔

تزئین مسجد اور وقار عمل

جوں جوں جلسہ سالانہ کی تاریخ قریب آتی جاتی تھی مسجد دارالسلام کے ماحول کی زینت اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا تھا۔ خدام نے مسلسل کئی روز وقارِ عمل کر کے ماحول کو صاف کیا اور مسجد کو روغن کر کے اس کے حسن کو دوبالا کر دیا اسی طرح ایک خوبصورت بڑا دروازہ بنایا گیا جس پر استقبالیہ الفاظ درج کئے گئے اور رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے مسجد دارالسلام کو خوب سجایا گیا۔ غرضیکہ صفائی اور تزئین سے ماحول بہت بارونق ہو گیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

۱۴ دسمبر کی دوپہر کو پروگرام کے مطابق احمدی بھائی اور بہنیں کلام الٰہی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متمتع ہونے کے لئے جوق در جوق جماعت احمدیہ کے مرکز "دارالسلام" کی طرف رواں دواں تھے ان میں سے ہر ایک خوشی اور مسرت سے معمور نظر آتا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے قلوب میں اسلام سے ایسی لگن اور عقیدت پیدا کر دی ہے کہ اس کے لئے وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

مطبوعہ پروگرام کے عین مطابق ایک بجکر ۱۵ منٹ پر کثیر تعداد میں احمدی احباب خدا تعالیٰ کے حضور ظہر کی نماز کے لئے سربسجود ہوتے اور دل و جان کے ساتھ اپنے اس مقدس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

نماز کے فریضہ کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم احمد یداللہ بھنو صاحب نے سرانجام دئے۔ سب سے پہلے مکرم منا بینا مولا بخش صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہٗ مکرم مبارک بدھن صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی نظم "ذکر خدا پہ زور دے" پڑھ کر سنائی۔ نظم اور تلاوت کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا تقریر میں خاکسار نے رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ خداوند کریم کا ایک عظیم فضل ہے کہ اس نے ہم عاجز بندوں کو اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ ایمان کی دولت صرف خدا ہی عطا کرتا ہے۔ ہمارے اندر کوئی خوبی اور ہنر نہ تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں چن لیا۔ پس ہمیں ان افضال الٰہیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور زندگی کے کسی حصہ میں بھی اپنے فرائض کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم غفور بُدی صاحب نے "مالی جہاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے قرآن مجید کی آیات کے علاوہ احادیث کی روشنی میں بتایا کہ ہمارے مال و دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں پس مال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں اتنی ایمان افروز ہیں کہ آج بھی جب ہم ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے ایمان تازہ ہو جاتے ہیں۔ تقریر کے آخر میں انہوں نے جماعت سے پُرزور اپیل کی کہ اس کا ہر فرد پورے شوق و ذوق کے ساتھ مالی تحریکات میں حصہ لے اور آسمانی برکات کا وارث بنے۔ اس تقریر کے بعد مکرم سعید گانڈاری نے حاضرین کو نظم پڑھ کر سنائی۔

احمدی خاتون کے فرائض

جماعتی تربیت کے پیش نظر یہ اہم مضمون مکرم حمید زبادعلی صاحب کو دیا گیا تھا۔ مکرم حمید صاحب نے نہایت مؤثر رنگ میں بتایا کہ عورت دراصل ہر سوسائٹی کا ایک بہت اہم حصہ ہے قوموں کی ترقی عورتوں کی تربیت اور اخلاق پر منحصر ہے۔ عورتیں اپنی اولادوں کو جس طریق پر ٹریننگ دیں گی اس کے مطابق نسل پروان چڑھے گی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں جماعت کی بچیوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے تاکہ ہم اپنے عظیم مقاصد میں صحیح معنوں میں کامیاب ہو سکیں۔

مکرم حمید زبادعلی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم اسمٰعیل سبحان صاحب نے "نئی نسل کی تربیت" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ آج ایسے صبر آزما دور میں سے گزر رہی ہے کہ ہمارے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر فرد احمدیت کا وفادار سپاہی بن جائے۔ اسلام یقیناً غالب آئے گا۔ لیکن اس غلبہ کے لئے ہمیں انتہائی دعاؤں اور تدبیر سے کام لینا ہوگا۔ احمدی والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولادوں کو ایسے رنگ میں تیار کریں کہ وہ آئندہ اسلام کی خاطر ہر قسم کے کٹھن حالات میں عظیم قربانیاں پیش کر سکیں۔ اس تقریر کے بعد رفیق تنکو صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی قرآن مجید کی شان کے متعلق ایک نظم پڑھی۔

پہلے اجلاس کی آخری تقریر

"شراب جوا اور سود کی حرمت" کے موضوع پر تھی۔ مکرم منصور امیر الدین صاحب نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں بتایا کہ اسلام نے ان تینوں کی سختی سے مخالفت کی ہے مقرر موصوف نے ان تینوں محرمات کے نقصانات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جماعت کو اسی زمانہ میں اسلام کو از سر نو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا نے کھڑا کیا ہے پس ہمیں نہ صرف خود ان چیزوں سے احتراز کرنا ہو گا۔ بلکہ ان چیزوں سے دوسروں کو بچانے کے لئے بھی کوشش کرنی ہو گی

مکرم منصور امیر الدین کی تقریر کے ساتھ پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ بعدہ نماز عصر ادا کی گئی۔ نماز عصر کے بعد معزز مہمانوں کی مختصر ریفرشمنٹ سے تواضع کی گئی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس

۱۴ دسمبر کو رات ساڑھے سات بجے نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مکرم احمد جلیل سوکیہ صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم خلیل احمد ببجو نے تلاوت قرآن پاک کی اور مکرم موسے تیجو صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اک نہ اک دن پیش ہو گا" بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

انسانی حقوق اور اسلام

نظم کے بعد مکرم شمس الحق یاد علی صاحب نے بہت علمی رنگ میں "انسانی حقوق اور اسلام" کے موضوع پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس وقت دنیا میں بہت سی بین الاقوامی تنظیمیں پائی جاتی ہیں۔ ان تنظیموں نے انسانی حقوق پر مشتمل کئی آئین بنائے ہوئے ہیں اسلام نے آج کے انسان کے لئے نہیں بلکہ آئندہ زمانہ میں پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے بھی چودہ سو سال قبل ہی حقوق متعین کر دئے تھے اور یہ حقوق خدائے علیم نے آسمانی کتاب قرآن مجید میں مقرر فرمائے ہیں۔ آپ نے بالخصوص مذہبی آزادی کے حق کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ہر انسان کو آزادی دیتا ہے کہ وہ جو مذہب چاہے قبول کر سکتا ہے اس کے خلاف کسی قسم کی طاقت استعمال کرنے کی اجازت نہیں

محترم شمس الحق صاحب کے بعد مکرم نصر اللہ جمن صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا آپ نے "خدام الاحمدیہ ــ مبلغین اسلام" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا حاضرین اس تقریر سے بہت متاثر ہوئے مکرم نصر اللہ صاحب نے کہا کہ اللہ تعالے نے اس وقت کاروان احمدیت پر یہ عظیم کام ڈالا ہے کہ وہ اسلام و احمدیت کا نام ساری دنیا میں پھیلا دے اور ناآشنا آبادیوں تک توحید الٰہی کی آواز کو پہنچا دے اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم ابھی سے تیاری کریں اور پہلے خود کو نور اسلام سے روشن کریں اور پھر ظلمات دنیا کو دور کرنے چلے جائیں

آزمائشیں اور الٰہی جماعتیں

پروگرام کے مطابق اجلاس کی تیسری تقریر جناب حسن رمضان صاحب کی تھی آپ جماعت احمدیہ کے صدر رہ چکے ہیں اور بڑی قربانی کرنے والے احمدی ہیں "آزمائشیں اور الٰہی جماعتیں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ الٰہی جماعتیں مصائب کے طوفانوں اور زلزلوں میں بھی ترقی کی طرف قدم مارتی ہیں کوئی مصیبت اور کوئی آزمائش ان کی ترقی کو روک نہیں سکتا۔ آپ نے صحابہ کرام رضی کے ایمان افروز واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح فداکاری سے ان لوگوں نے اسلام کی خاطر اپنا مال جان اور عزتوں کو قربان کر دیا۔ احمدیہ جماعت پر اس وقت مشکلات کا دور ہے ہمیں صبر اور دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ ان حالات کو جلد بدل دے اور جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کے دشمنوں کو اللہ تعالے ہدایت کے نور سے منور کرے۔

یاجوج اور ماجوج کی حقیقت

صدر جماعت احمدیہ ماریشس کی تقریر کے بعد مکرم احمد یداللہ بھنو صاحب نے "یاجوج ماجوج" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا آپ نے اپنی علمی تقریر میں یاجوج ماجوج کی تعیین کرتے ہوئے اس زمانہ کے ذوالقرنین یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عظیم کارناموں کی نشاندہی کی۔ آپ نے فرمایا۔ مشرقی و مغربی طاقتیں یاجوج ماجوج ہیں۔ ان عظیم طاقتوں کے مقابل پر اللہ تعالے حضرت مسیح موعود کو حقیقی فتح عطا کرے گا۔

اسلام کا بطل جلیل

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم پروفیسر رشید حسین صاحب پرنسپل ٹی آئی احمدیہ کالج کی تھی آپ نے "اسلام کا بطل جلیل" کے موضوع پر بہت موثر تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ کفر و الحاد کے عقائد ہر طرف شرک اور تثلیث کے عقائد پھیلا رہے تھے اور اسلام سخت کمزوری کا شکار تھا۔ ان حالات میں خدا کا یہ جری پہلوان کھڑا ہوا اس نے اسلام کے ہر دشمن کو مقابلہ کے لئے للکارا اس نے ہر معاند اسلام کو چیلنج کیا کہ اسلام ایک زندہ اور سچا مذہب ہے اور دوسرے مذاہب سچی زندگی سے محروم ہیں۔ مقرر موصوف نے مخالفین احمدیت کے حوالے پڑھ کر سنائے جن میں انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم خدمات کو تسلیم کیا تھا۔ مکرم یوسف جیبی صاحب کی تقریر کے ساتھ جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری اجلاس

۱۵ دسمبر کو علی الصبح ۴ بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز تہجد میں اسلام کے غلبہ کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ نماز تہجد کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ بعدہ خاکسار نے سورہ حٰم کی آیت ۳۰ سے ۵۴ تک قرآن مجید کا درس دیا۔ درس قرآن کے بعد مکرم پروفیسر رشید حسین صاحب نے درس حدیث دیا۔ آپ نے درس حدیث میں ایسی احادیث پیش کیں جن میں اہم سائنسی امور کا ذکر تھا۔ آپ نے درس میں بتایا کہ یہ وہ سائنسی امور ہیں جن کے متعلق خدائے عالم الغیب نے ۱۴ سو سال قبل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی یہ باتیں آج سائنسدانوں پر منکشف ہو رہی ہے اور اس کا ثبوت ہیں کہ یہ سارے علوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم نے سکھائے تھے۔ درس قرآن و حدیث کے بعد مہمانوں نے ناشتہ تناول فرمایا:-

اجتماعی پنج کی تیاری

جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ہمارے بعض خدام تقریباً دو ہزار افراد کا کھانا پکانے کی تیاری میں مصروف رہے ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات بہت سے خدام نے اس کام میں حصہ لیا چنانچہ اللہ تعالے کے فضل سے محمد مصطفیٰ اور عزیز مشلن اور خدام کی اجتماعی کوششوں سے کھانا پکانے کا کام احسن طور پر پورا ہو گیا

اجلاس کا آغاز

جلسہ سالانہ کا یہ آخری اجلاس مکرم حنیف جواہر صاحب کی زیر ہدایت ٹھیک ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد مکرم آمین جواہر صاحب نے نظم پڑھی بعدہ مکرم عبد الستار سوکیہ صاحب نے "ہم مسلمان ہیں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا کہ ہم بفضل اللہ تعالے مسلمان ہیں آپ نے کہا کہ اگر ہم احمدیوں کے اعمال قرآن کریم کے حکموں کے مطابق ہیں تو خدا کی نظر میں ہم مسلمان ہوں گے۔ اگر ہمارا خالق ہمیں مسلمان قرار دے دے تو پھر دنیا کی طرف نگاہ نہیں کرنی چاہیئے

اس تقریر کے بعد مکرم محمد سلطان غوث صاحب نے "صبر و استقامت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے صحابہ کرام کے ایمان افروز واقعات سنائے اور جماعت سے اپیل کی کہ ان قربانیوں کی روشنی میں ہم پر واجب ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کو پھیلانے کے لئے ایسی ہی قربانیاں پیش کریں۔

مکرم محمد سلطان غوث صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مبارک رمضان صاحب نے "ہستی باری تعالے" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے ہستی باری تعالے کے ثبوت میں بہت موثر دلائل پیش کئے

مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ہمدردانہ مشورہ ــــ کامیاب علاج

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر دائمی نزلہ و زکام

دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض

ناصر دواخانہ - گولبازار ربوہ

فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بعد ازیں مکرم مولانا ابوبکر خان صاحب نے "حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ خاتم النبیینؐ کے معنی جو جماعت احمدیہ نے پیش کئے ہیں وہ نئے معنی نہیں بلکہ اُمّتِ مسلمہ کی بہت سی عالم ہستیوں نے وہی معنی کئے ہیں جن کا اعلان احمدیہ جماعت کر رہی ہے۔ خاتم النبیین دراصل ایک عظیم عزّت کا مقام ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور انوار کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ السلام کو انہی فیوض محمدیہ سے وافر حصہ ملا ہے۔ یہ تمام مراتب جو آپؑ کو ملے ہیں یہ صرف اور صرف آنحضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں آپ کو نصیب ہوئے ہیں۔

حقوقِ قرآن اور مسلمان

پروگرام کے مطابق آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے پانچ حقوق قرآنی کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے جماعت سے اپیل کی کہ وہ قرآن سیکھنے کی طرف زیادہ توجہ دے۔ مندرجہ ذیل پانچ مطالباتِ قرآن خاکسار نے بیان کئے۔ (۱) قرآن کو پڑھنا (۲) قرآن کو پڑھانا (۳) قرآن پر غور کرنا۔ (۴) قرآن کی تعلیمات دوسروں تک پہنچانا۔ (۵) خود قرآن پر عمل کرنا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد صدر اجلاس مکرم حنیف جواہر صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ آپ نے اپنی مختصر تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قرآن اور حدیث سے ثابت کیا۔ ان کی تقریر کے اختتام کے ساتھ غلبۂ اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت یابی اور بیمار احمدی بھائیوں کی شفایابی کے لئے دُعاؤں کا اعلان کیا گیا۔ اس کے بعد سب حاضرین خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوئے۔ متضرعانہ دُعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جونہی دعا ختم ہوئی احباب نے بلند آواز سے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے اور ہر ایک نے اللہ کے حضور شکر ادا کیا۔ جس کی توفیق سے جلسہ سالانہ کی عظیم کانفرنس کامیاب ہوئی۔

اجتماعی کھانے کی دعوت

اب سب بھائیوں نے "دارالسلام" میں اور احمدی مستورات نے نیچے ہال میں اکٹھے بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ اس دعوت میں خدام نے نظم و نسق کو قائم رکھتے ہوئے ایک نظام کے ماتحت سب مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ اس دعوت میں مراکو کے دو مسلمان بھائی بھی شریک تھے۔ ان دونوں دوستوں نے ہمارے جلسہ کے آخری اجلاس میں بھی شرکت کی تھی۔ چنانچہ جلسہ کے دن انہیں جماعت کا لٹریچر بھی پیش کیا۔ خاکسار کو گھنٹوں ان سے عربی زبان میں تبلیغی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

اس دعوت میں ڈیڑھ ہزار افراد نے شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ انتظامات تسلی بخش رہے۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی اخبار خود خرید کر پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کیلئے دیں۔ (مینیجر)

اعلانِ نکاح

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مکرم مولوی عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مولوی عبدالکریم صاحب کا نکاح مورخہ ۹ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش مطابق ۹ر فروری ۱۹۷۵ء بعد نماز ظہر اٹھارہ صد روپے حق مہر پر عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ بنت چوہدری مولا بخش صاحب دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ کے ساتھ پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی برکات کا موجب بنائے۔ آمین

(اللہ بخش شاہد دارالصدر شرقی ربوہ)

اطفال کے سالانہ امتحانات

امسال اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ماہ ہجرت (مئی) کے آخر میں ہوں گے۔ قائدین مجالس ابھی سے تیاری شروع کروا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم مرکزیہ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری بچی عزیزہ ساجدہ جو کہ عزیز شیخ حمید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ابن محترم شیخ فضل حق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سبی بلوچستان کی رفیقہ حیات اور محترم مہر عاشق محمد صاحب مرحوم سیال سرگانہ سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باگڑ (ضلع ملتان) کی پوتی تھیں۔ مورخہ ۱۹ر فروری کو مختصر علالت کے بعد بعمر ۲۴ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی نعش ۲۰ر فروری کو ربوہ لائی گئی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ۲۱ر فروری کو [illegible] میں نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں دفن کی گئیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ بچی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو کمسن بچے بعمر چھ ماہ اور دو سال چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کمسن بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور سب اہلِ خانہ کو صبر و استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہر ممتاز احمد اختر۔ لیکچرر اسسٹنٹ ڈولن ملز۔ ہرنائی۔ بلوچستان)

(۲) خاکسار کے چچا میاں عبدالرحیم صاحب آف سارنگپور ۱۰ و ۱۱ر فروری کی درمیانی شب کو چک ۱۹/ب ر روڈ ضلع لائلپور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مخلص احمدی تھے۔ نماز جنازہ میں قرب و جوار سے احمدی احباب نے شرکت کی۔ نیز غیر از جماعت دوستوں نے تدفین اور دُعا میں شمولیت فرمائی۔ قارئین کرام سے بلندیٔ درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(محمد ابراہیم حنیف ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اعلان مطالعہ کتب

ماہ مارچ کے مطالعہ کے لئے کتاب شہادۃ القرآن مقرر کی گئی ہے۔ تمام قائدین اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کروائیں۔ کتاب کی قیمت ۱/۲۵ ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، ربوہ)

خالی آسامیاں!

نیشنل پے سکیل ۱۷ میں ایم اے / ایم ایس سی II ڈویژن پاس بطور لیکچرار مردانہ / زنانہ کالجوں میں مقررہ فارموں پر درخواستیں ۱۰ر مارچ تک بھجوا سکتے ہیں۔ مقررہ فارم ڈویژنل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مردانہ کالجوں میں فزکس اور کیمسٹری اور زنانہ کالجوں میں انگریزی۔ ریاضی۔ شماریات کے مضامین کے لئے ضرورت ہے۔ عمر ۲۱ سے ۲۶ سال تک۔ تقرریاں عارضی ہونگی۔ ڈومی سائل صوبہ پنجاب۔ درخواستیں بھجوانے سے پہلے N.D.V.P. میں رجسٹرڈ ہوں۔

پروفیسر اے۔ ایچ سعید۔ ڈی، پی، آئی، پنجاب لاہور

(پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۷۵ء صـ۷)

(ناظر تعلیم)

ہر ماہ باقاعدہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری ایک ذمّہ داری یہ ہے کہ ہم صفاتِ الٰہی کی معرفت حاصل کر کے اپنی زندگی میں ان صفات کو قائم کریں

دوسری ذمّہ داری یہ ہے کہ ہم دُنیا کو اللہ تعالیٰ کے حُسن و احسان کے جلوے دکھا کر اس کے لئے حصُولِ معرفت کا ذریعہ بنیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صفاتِ الٰہیہ کی معرفت حاصل کرنے کے ضمن میں دو اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہم سینکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں ایسی دے سکتے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم ہر وقت چوکس اور بیدار رہتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے دنیا کو ان کی زندگیوں اور ان کے نظام میں نظر آئیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے حُسن اور اس کے احسان سے دُنیا متعارف ہو جائے اور اس کی طرف کھنچی چلی آئے اور غیر اللہ کے سارے رشتے اس کے نتیجہ میں کٹ جائیں اور صرف خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلقِ اطاعت اور تعلقِ عبودیت اور تعلقِ غلامی قائم ہو اور قائم رہے۔ یہ ذہنیت ہماری جماعت میں پیدا ہونی چاہیئے۔ اگر یہ ذہنیت ہماری جماعت میں پیدا نہ ہو اور اگر ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے دُنیا کو نہ دکھا سکیں تو ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کو بھی دُنیا میں قائم نہیں کر سکتے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور آپؑ نے فرمایا کہ اس کے علاوہ میری اور کوئی غرض نہیں کہ مَیں توحیدِ باری قائم کرنا چاہتا ہوں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزّت قائم کرنا چاہتا ہوں۔

رحیمیت کے جلوے بھی (جیسا کہ مَیں نے کہا ہے) ہمیں دکھانے چاہئیں، مالکیت کے جلوے بھی ہمیں دکھانے چاہئیں۔ اگر آپ غور کریں تو آپ بھی میری طرح اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اگر ہم اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی ان چاروں امّہات الصفات کے جلوے دکھانے میں کامیاب ہو جائیں تبھی اور صرف اسی صورت میں ہم خدا تعالیٰ کی توحید کو دُنیا میں قائم کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کے سلسلہ میں ہماری ایک ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر کے اپنی زندگی میں ان صفات کو قائم کر دیں۔ اور دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے اپنی زندگی میں دکھا کر دُنیا کو اللہ تعالیٰ کے حُسن و احسان کے جلوے دکھانے کے بعد اس کی معرفت کے حصول کا ذریعہ بنیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ عزّت عطا کی ہے کہ انسان کا تصوّر بھی اس عظیم عزّت کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت کو دنیا میں قائم کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہم آپؐ کے ہر قول اور ہر فعل کو عزّت کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپؐ کے ہر قول کو اللہ تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن کریم کی تفسیر سمجھیں اور آپ کے ہر فعل کو ایسا حسین سمجھیں کہ اس کو اپنے لئے اُسوہ اور ایک قابلِ تقلید نمونہ سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو آپؐ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اپنے لئے اُسوہ نہ سمجھیں اور اس کی بجائے کوئی اَور نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں تو اس کا صاف مطلب ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت کو نہ سمجھا اور نہ اسے قائم کرنے کی کوشش کی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل کو جیسا کہ وہ حسین ہے اور احسان کرنیوالا ہے سمجھنے لگیں اور اپنی زندگی کے لئے اسے نمونہ بنائیں اور اس طرح یہ دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت کو قائم کرنے کی کوشش کریں تو دنیا بڑی جلد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان کی گرویدہ ہو جائیگی کیونکہ اس وقت دنیا میں حقیقی معنی میں نہ کہیں حُسن نظر آتا ہے اور نہ کہیں کوئی محسن نظر آتا ہے۔ محسنِ حقیقی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ جسمانی اور دنیوی طور پر بھی اور روحانی اور اُخروی لحاظ سے بھی آپؐ ہی کی ذات محسنِ اعظم ہے اور آپؐ ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو انسان نے اس رنگ میں اور اس شان میں اور اس حُسن میں اور اس احسان میں پہچانا اور اس سے تعلق دکھایا۔" (الفضل ۱۶ر اکتوبر ۷۴ء)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

شریک ہوئے۔ برات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، حضور علیہ السلام کے بعض صحابہ کرام، ناظر و وکلاء صاحبان، افسران صیغہ جات، متعدد جماعتہائے احمدیہ کے امراء صاحبان اور بیرونی جماعتوں کے بعض چیدہ چیدہ احباب پر مشتمل تھی۔ ان میں حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید، محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب، محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب)، محترم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور، محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی، محترم چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد اور محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ شیخوپورہ کے اسماء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

برات کے محترم جناب محمد حسن خان صاحب درّانی کے ہاں پہنچنے پر تپاک استقبال ہونے نیز حضور ایدہ اللہ اور صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو محترم حافظ صاحبزادہ محمد طیب صاحب ابن حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہیدؓ نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض منتخب دعائیہ اشعار (ماخوذ از "محمود کی آمین") خوش الحانی سے پڑھے، بعد ازاں مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کارکن نظارت امورِ عامہ نے مکرم چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج) کے بعض پنجابی اشعار پیش کئے جو آپ نے خاص اس تقریبِ سعید کے تعلق میں کہے تھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت اور مثمرِ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

اگلے روز (۲ رامان ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲ مارچ ۱۹۷۵ء بروز اتوار) بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے قصرِ خلافت کے باغ میں خوبصورت شامیانوں سے تیار کردہ طعام گاہ میں وسیع پیمانہ پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ اس میں بھی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان، بعض امراء جماعت اور بیرونی مقامات سے تشریف لائے ہوئے احباب نے شرکت کی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

ادارہ الفضل شادی کی اس تقریبِ سعید کے مبارک موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں صمیمِ قلب سے مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اسی طرح ادارہ الفضل محترم محمد حسن خان صاحب درّانی اور ان کے افرادِ خاندان کی خدمت میں بھی دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے اور حسبِ بشارات اپنے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

درخواستِ دُعا

میرے ماموں ناصر احمد صاحب ویسٹ وہارف کراچی کا لڑکا نصیر احمد بعمر سات سال گزشتہ کئی سال سے بیمار ہے۔ آٹھ ماہ کی عمر میں اسے بخار آیا اس کے بعد دورے شروع ہو گئے جن کا سلسلہ وقفہ وقفہ سے تا حال جاری ہے۔ ماہر ڈاکٹروں سے علاج کرانے کے باوجود آرام نہیں آیا ایک سال ہومیوپیتھک علاج بھی کرایا شروع میں تو افاقہ محسوس ہوا لیکن اب پھر دورے شروع ہو گئے ہیں۔ جملہ بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے عزیز کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمر دراز سے نوازے۔ آمین

(طارق ظہور ابن غلام احمد خان صاحب ظہور فیکٹری ایریا ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ